کیاموت کے بعد بھی کوئی زندگی ہے ؟

جواب: موت کے بعد زندگی کا وجود دراصل ایک عالمگیر سوال ہے۔۔ ایوبؔ ہم سب کی نمائندگی کرتے ہوئے بیان کرتا ہے کہ "انسان جو عورت سے پیدا ہوتا ہے تھوڑے دِنوں کا ہے اور دکھ سے بھرا ہے۔ وہ پھول کی طرح نکلتا اور کاٹ ڈالا جاتا ہے۔ وہ سایہ کی طرح اڑ جاتا ہے اور ٹھہر تا نہیں۔ اگر آدمی مر جائے تو کیا وہ پھر جئے گا؟"(ایوب 14 باب 1 تا2،14 آیات)۔ ایوبؔ کی طرح یہ سوال ہم سب کو للکار تا چلا آرہا ہے۔ حقیقت میں مرنے کے بعد ہمارے ساتھ ہوتا کیا ہے؟ کیا ہمارا وجود محض ختم ہو جاتا ہے؟ کیا زندگی ایک گردشی دروازے کی طرح ہے جس میں سے ہم رخصت ہوتے ہیں اور پھر اُسی میں گھوم کر دوبارہ اِس زمین پر آجاتے ہیں تاکہ ہم بالآخر اپنی ذات کی کسی حتمی بڑھائی یا عظمت کو پا سکیں؟ کیا مرنے کے بعد ہر کوئی ایک ہی مقام پر جاتا ہے یا پھر مختلف لوگ مختلف مقامات پر جاتے ہی؟ کیا حقیقت میں فردوس اور جہنم جیسے مقامات موجود ہیں؟

بائبل مُقدس فرماتی ہے کہ مرنے کے بعد نہ صرف زندگی ہے بلکہ بہت جلالی ہمیشہ کی زندگی بھی موجود ہے جس کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے کہ "جو چیزیں نہ آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نے سنیں نہ آدمی کے دل میں آئیں وہ سب خدا نے اپنے محبت رکھنے والوں کے لئے تیار کر دیں"(1 کرنتھیوں 2 باب 9 آیت)۔ یسوع مسیح، مجسم خُدا جسمانی حالت میں زمین پر آیا تاکہ ہمیں ہمیشہ کی زندگی کا تحفہ عطا کرے۔ "حالانکہ وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھائل کیا گیا اور ہماری بدکرداری کے باعث کچلا گیا۔ ہماری ہی سلامتی کے لئے اُس پر سیاست ہوئی تاکہ اُس کے مار کھانے سے ہم شفا پائیں"(یسعیاہ 53 باب 5 آیت)۔ خُداوند یسوع نے اُس سزا کو اپنے اوپر لے لیا جس کے ہم سب حقدار تھے اور اُس نے ہمارے گناہوں کے کفارے کی خاطر اپنی جان قربان کر دی۔ اپنی وفات کے تین دن بعد وہ موت اور قبر پر اپنی فتح مندی کو ثابت کرتے ہوئے مُردوں میں سے جی اُٹھا۔ جی اٹھنے کے بعد آسمان پر جانے سے پہلے وہ چالیس دن تک اِس زمین پر رہا اور سینکڑوں لوگوں نے اُس کو دیکھا اور گواہی دی۔ رومیوں 4 باب 25 آیت بیان کرتی ہے کہ "وہ ہمارے گناہوں کے لئے حوالہ کر دیا گیا اور ہم کو راستباز ٹھہرانے کے لیے جلایا گیا۔"

مسیح خُداوند کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا ایک ایسا تاریخی واقعہ ہے جس کے متعلق تاریخ میں باقاعدہ طور پر بہت اچھا ثبوت موجود ہیں۔ پولس رسول نے لوگوں کو چیلنج کیا کہ اگر کسی کو مسیح خُداوند کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے پر شک ہے تو وہ اِس واقعے کی صداقت کو جاننے کے لیے چشمِ دید گواہوں سے تصدیق کر سکتا ہے، اور اُس دور میں کوئی بھی ایسا شخص سامنے نہیں آیا جو اِس واقعے کی سچائی کو رَد پیش کر سکتا۔ خداوند یسوع مسیح کا مُردوں میں سے جی اٹھنا مسیحی ایمان میں کونے کے سرے کے پتھر کا مقام رکھتا ہے کیونکہ مسیح مُردوں میں سے جی اٹھا تھا اِس لیے ہم بھی یہ ایمان رکھ سکتے ہیں کہ مرنے کے بعد ہم کو بھی جَلایا جائے گا۔ خُداوند یسوع مسیح کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا اِس بات کا حتمی ثبوت ہے کہ موت کے بعد بھی زندگی موجود ہے۔ مسیح اُس بڑی فصل میں سے پہلا پھل ہے جو اُسی کی مانند موت کے بعد زندگی پائے گی۔ جسمانی موت ایک شخص یعنی آدم کی بدولت آئی جو رشتے میں ہمارا جسمانی باپ ہے۔ لیکن وہ سب جو خُداوند یسوع پر ایمان لانے کے وسیلے سے خُدا باپ کے خاندان میں لے پالک کے طور پر قبول کر لیے گئے ہیں وہ نئی زندگی پائیں گے (1 کرنتھیوں 15 باب 20-22 آیات)۔ بالکل اُسی طرح جیسے خُداوند یسوع مسیح کا بدن مُردوں میں سے جلایا گیا، اُسی طرح اُس کی آمدِ ثانی کے موقع پر ہمارے بدن بھی زندہ کئے جائیں گے (1 کرنتھیوں 6 باب 14 آیت)۔

اگرچہ آخر کار ہم سب ہی زندہ کئے جائیں گے لیکن ہر ایک انسان فردوس یعنی آسمان میں داخل نہیں ہو گا۔ ہر ایک انسان کو اِس زندگی میں ایک انتخاب کرنے کی ضرورت ہے اور اُس کا وہ انتخاب ہی بالآخر اُس کی ابدیت کا فیصلہ کرے گا۔ بائبل مُقدس بیان کرتی ہے کہ "آدمیوں کے لئے ایک بار مرنا اور اس کے بعد عدالت کا ہونا مقرر ہے" (عبرانیوں 9 باب 27 آیت)۔ مسیح پر اِیمان لانے کے باعث جو لوگ راستباز ٹھہرائے گئے ہیں وہ ہمیشہ کی زندگی کے لئے فردوس میں جائیں گے مگر جو مسیح خُداوند کے نجات دہندہ ہونے کا انکار کریں گے وہ ہمیشہ کی سزا پانے کے لئے جہنم میں ڈالے جائیں گے "(متی 25 باب 46 آیت)۔ فردوس کی طرح جہنم بھی ایسا مقام ہے جس میں جانے والے ہمیشہ عذاب میں مبتلا رہیں گے۔ اور جہنم ایک حقیقی مقام ہے، ایک ایسا مقام جہاں پر غیر نجات یافتہ، ناراست لوگ کبھی نہ ختم ہونے والی سزا، یعنی خُدا کے غضب کا تجربہ کریں گے۔ جہنم کو اتھاہ گڑھا (لوقا 8 باب 31 آیت؛ مکاشفہ 9 باب 1 آیت) اور آگ کی جھیل بھی کہا گیا ہے جو گندھک سے ہمیشہ جلتی رہتی ہے جس میں بھیجے جانے والے لوگ رات دن ابدُالآباد عذاب میں رہیں گے (مکاشفہ 20 باب 10 آیت)۔ اور وہاں رونا اور دانت پیسنا ہو گا، جو انتہائی دُکھ اور غم وغصے کی نشاندہی کرتا ہے (متی 13 باب 42 آیت)۔

خُداوند کو شریر کے مرنے میں کچھ خوشی نہیں بلکہ اُس کی خوشی تو اِس میں ہے کہ شریر اپنی راہ سے باز آئے اور زندہ رہے۔ (حزقی ایل 33 باب 11 آیت) مگر خدا کسی کو مجبور نہیں کرتا کہ اُس کے ماتحت ہو جائیں؛ اگر ہم اپنی مرضی سے اُس کی مرضی کو رد کرنے کا انتخاب کرتے ہیں تو وہ ہمارے اپنے فیصلے اور انتخاب کی روشنی میں اِس بات کی اجازت دیتا ہے کہ ہم اپنی زندگی اور ابدیت اُس سے جُدائی کی حالت میں گزاریں۔ اِس زمین پر ہماری زندگی ایک امتحان ہے، جو کچھ مستقبل میں ہمارے سامنے آنے والا ہے یہ اُس کی تیاری ہے۔ ایمانداروں کے لئے موت کے بعد کی زندگی خدا کے ساتھ فردوس میں ہمیشہ کی زندگی ہے۔ مگر غیر ایمانداروں کے لئے موت کے بعد کی زندگی آگ کی جھیل میں ابدی عذاب ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ہم موت کے بعد کس طرح ہمیشہ کی زندگی کو حاصل کرسکتے ہیں اور آگ کی جھیل میں ابدی سزا سے بچ سکتے ہیں؟ اس کے لئے صرف ایک ہی راستہ ہے۔ یعنی خُداوند یسوع پر اپنے شخصی نجات دہندہ کے طور پر ایمان لانا اور اُس پر بھروسہ رکھنا۔ خُداوند یسوع نے کہا ہے کہ "قیامت اور زندگی تو مَیں ہوں جو مجھ پر ایمان لاتا ہے گو وہ مر جائے تو بھی زندہ رہے گا۔ اور جو کوئی زندہ ہے اور مجھ پر اِیمان لاتا ہے وہ ابد تک کبھی نہ مرے گا" (یوحنا 11 باب 25- 26 آیات)۔

ہمیشہ کی زندگی کا مفت تحفہ خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سب کے لئے میسر ہے۔ "جو بیٹے پر ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہے لیکن جو بیٹے کی نہیں مانتا زندگی کو نہ دیکھے گا بلکہ اُس پر خدا کا غضب رہتا ہے" (یوحنا 3 باب 36 آیت)۔ موت کے بعد ہم کو خدا کی طرف سے مفت نجات کے تحفے کو قبول کرنے کا موقع نہیں دیا جائے گا۔ ہماری ابدی منزل کا تعین ہماری زمینی زندگی کے دوران خُداوند یسوع کو قبول کرنے یا نہ قبول کرنے کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ "خداوند فرماتا ہے کہ دیکھو اب قبولیت کا وقت ہے۔ دیکھو یہ نجات کا دن ہے" (2 کرنتھیوں 6 باب 2 آیت)۔ اگر ہم اِس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خُداوند یسوع کی صلیبی موت ہماری طرف سے خُدا کے خلاف کئے گئے گناہوں کا مکمل کفارہ ادا کرتی ہے تو اِس کے جواب میں نہ صرف اِس زمین پر ہم سے ایک بامعنی اور بامقصد زندگی کا وعدہ کیا گیا ہے بلکہ موت کے بعد ابدی زندگی کا بھی جو خُداوند یسوع کی جلالی حضوری میں گزرے گی۔